

## 366639- ایک نو مسلم خاتون کو ذہنی تناؤ اور بے خوابی کا سامنا ہے، تو کیا رمضان میں روزہ چھوڑ دے؟

### سوال

میری ایک غیر ملکی بیوی ہے جو کہ نو مسلم ہے، یہ رمضان اس کی زندگی کا پہلا رمضان ہے؛ تو چونکہ رمضان میں روزے رکھنے کی اسے عادت نہیں ہے تو روزوں کی وجہ سے اسے بے خوابی کا سامنا ہے، میری اہلیہ پہلے ہی نفسیاتی مرض کی دوا کھا رہی تھیں لیکن انہوں نے دو ماہ قبل ہی یہ دوا چھوڑ دی ہے، اس کا مزاج ہی خوف زدہ اور وسوسوں سے بھرا ہوا ہے، معمولی باتوں پر گھبرا جاتی ہے، وہ صرف اس لیے نہیں سوئی کہ اسے کچھ ہونہ جائے، ان خیالات کی وجہ سے اس نے ذہنی تناؤ دور کرنے والی دوا کھالی اور روزہ افطار کر لیا، تو کیا نو مسلم ہونے کی وجہ سے اسے پہلے رمضان کی بنا پر کوئی چھوٹ دی جائے گی یا نہیں؟

### جواب کا خلاصہ

اگر آپ کی نو مسلم بیوی بیمار نہیں ہے، اور نہ ہی روزے کی وجہ سے اسے کوئی نقصان ہوگا تو اس کے لیے روزہ افطار کرنا جائز نہیں ہے، آپ انہیں یہ بات واضح کر دیں، نیز یہ بھی بتلا دیں کہ روزہ چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے۔ تاہم ذہنی تناؤ اور بے خوابی کے حوالے سے معالج کے ساتھ مشورہ کیا جاسکتا ہے اور اگر ضرورت محسوس ہو تو علاج بھی کروایا جاسکتا ہے اور نیند یا ذہنی تناؤ وغیرہ کی دوا بھی کھا سکتی ہیں۔ دوا لیتے ہوئے کوشش کرے کہ رات کو لے لے تاکہ دن میں روزہ مکمل ہو سکے، اور مزعومہ ذہنی تناؤ کی وجہ سے ماہ رمضان کی حرمت پامال نہ کرے۔

### پسندیدہ جواب

### TableOfContents

- رمضان کا روزہ چھوڑنے والے کا حکم
- وہ کون سا مرض ہے جو روزہ افطار کرنے کا عذر بن سکتا ہے؟

اول:

### رمضان کا روزہ چھوڑنے والے کا حکم

رمضان کے روزے یقینی طور پر فرض ہیں، ان کی ادائیگی میں سستی بالکل روا نہیں ہے، اس لیے سفر یا بیماری جیسے کسی عذر کی بنا پر ہی رمضان کا روزہ چھوڑا جاسکتا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾.

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے لکھ دیئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر لکھ دیئے گئے تھے، تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ [البقرة: 183]

اسی طرح سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، حج اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔) اس حدیث کو امام بخاری: (8) اور مسلم: (16) نے روایت کیا ہے۔

چنانچہ اگر کوئی شخص روزے پھوڑتا ہے تو وہ اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن پھوڑ رہا ہے، جو کہ کبیرہ گناہ ہے، بلکہ بعض اہل علم تو ایسے شخص کے کافر ہونے کے قائل ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے۔

جیسے کہ مسند ابویعلیٰ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اسلام کی کڑیاں اور دین کی بنیاد تین چیزیں ہیں، انہی پر اسلام کی بنیاد ہے، جو ان میں سے کسی ایک کو پھوڑ دے تو وہ کافر ہے اور اس کا خون ہانا جائز ہے: کلمہ شہادت، فرض نماز اور رمضان کے روزے۔) اس حدیث کو علامہ ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے، اسی طرح علامہ بیہقی نے مجمع الزوائد: (48/1) میں اور منذری نے الترغیب، والترہیب: 1486، 805 میں حسن قرار دیا ہے، جبکہ علامہ البانی نے اسے سلسلہ ضعیفہ: (94) میں اسے ضعیف کہا ہے۔

علامہ ذہبی رحمہ اللہ اپنی کتاب الکبائر: (64) میں لکھتے ہیں:

"اہل ایمان کے ہاں یہ بات مسلمہ ہے کہ جس شخص نے بھی بیماری یا کسی اور جائز عذر کے بغیر رمضان کے روزے پھوڑے تو وہ زانی اور شراب نوش سے بھی بدتر ہے، بلکہ ایسے شخص کے ایمان میں شک ہے، اہل ایمان ایسے شخص کے بارے میں زندیق ہونے کا حدیث رکھتے ہیں۔" ختم شد

روزے پھوڑنے کے حوالے سے ابن خزیمہ: (1986)، ابن جان: (7491) میں صحیح ثابت ہے کہ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"میں سویا ہوا تھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور دونوں نے میرے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک خوفناک پہاڑ پر لے آئے اور دونوں نے مجھے کہا: اس پہاڑ پر چڑھو، میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا، تو دونوں نے مجھے کہا: ہم آپ کے لیے اسے آسان بنا دیں گے، تو میں چڑھنے لگا اور جب میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچنے والا تھا تو میں نے تیز آوازیں سنیں، اس پر میں نے کہا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ تو انہوں نے کہا: یہ جہنمی لوگوں کی چیخیں ہیں۔ پھر وہ دونوں مجھے آگے لے چلے، تو کچھ لوگوں کو ان کی کونچوں کے بل اٹا لٹکایا گیا تھا، ان کی باپھیں چیری ہوئی تھی، ان کی باپھوں سے خون بہ رہا تھا، میں نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری سے قبل روزہ کھول لیتے تھے۔" اس حدیث کو البانی نے صحیح موارد الظمان: (1509) میں صحیح قرار دیا ہے۔

البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ اس شخص کی سزا ہے جس نے روزہ تو رکھا تھا لیکن وقت ہونے سے پہلے ہی عمداً افطار کر لیا، تو اس کی سزا کتنی ہوگی جو روزہ بالکل ہی نہ رکھے!؟ ہم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں سلامتی اور عافیت طلب کرتے ہیں۔"

دوم:

وہ کون سا مرض ہے جو روزہ افطار کرنے کا عذر بن سکتا ہے؟

ایسا مرض جو روزہ افطار کرنے کا عذر بن سکتا ہے وہ مرض ہے جس سے روزے دار کو بہت واضح مشقت ہو۔

جیسے کہ علامہ نووی رحمہ اللہ "المجموع" (6/261) میں کہتے ہیں :

"کوئی عاجز مریض کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو جس سے شفا یاب ہونے کی امید ہو تو اس پر روزہ رکھنا فرض نہیں ہے۔۔۔ یہ اس وقت ہے جب اسے روزہ رکھنے کی وجہ سے واضح مشقت کا سامنا کرنا پڑے، اس کے لیے یہ شرط نہیں ہے کہ مریض کی حالت ایسی ہو کہ وہ روزہ نہ رکھ سکے، بلکہ ہمارے فقہائے کرام یہ کہتے ہیں کہ: روزہ افطار کرنے کی شرط یہ ہے کہ: روزے کی وجہ سے اتنی مشقت ہو کہ برداشت کرنا مشکل ہو جائے۔" ختم شد

ایک اور جگہ پر انہوں نے کہا :

"معمولی مرض کہ جس کی وجہ سے کوئی زیادہ مشقت نہ ہو تو ہمارے ہاں بلا اختلاف روزہ کھولنا جائز نہیں ہے۔" ختم شد

المجموع (6/261)

چنانچہ اگر آپ کی نو مسلم بیوی بیمار نہیں ہے، اور نہ ہی روزے کی وجہ سے اسے کوئی نقصان ہوگا تو اس کے لیے روزہ افطار کرنا جائز نہیں ہے، آپ انہیں یہ بات واضح کر دیں، نیز یہ بھی بتلا دیں کہ روزہ چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے۔ تاہم ذہنی تناؤ اور بے خوابی کے حوالے سے معالج کے ساتھ مشورہ کیا جاسکتا ہے اور اگر ضرورت محسوس ہو تو علاج بھی کروایا جاسکتا ہے اور نیند یا ذہنی تناؤ وغیرہ کی دوا بھی کھا سکتی ہیں۔ دوا لیتے ہوئے کوشش کرے کہ رات کو لے لے تاکہ دن میں روزہ مکمل ہو سکے، اور مزہ عموماً ذہنی تناؤ کی وجہ سے ماہ رمضان کی حرمت پامال نہ کرے۔

واللہ اعلم